رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ۰

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا ط | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ پیشگی

جلد ۴ | ۹ جنوری ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

سیدنا حضرت امیر المومنین کی طبیعت خداوند کریم کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے کھانسی کسی قدر باقی ہے خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ آمین۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں بھی خدا کے فضل سے ہر طرح سے خیریت ہے۔

مولانا حافظ روشن علی صاحب آجکل مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عشاء اور مہمان خانہ میں بعد نماز ظہر درس قرآن مجید اور مسجد مبارک میں بعد از نماز صبح صحیح بخاری کا درس دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

مولوی محمد احسن کا قابل نفریں اعلان

برادر بابو محمد عثمان صاحب احمدی لکھنؤ سے پیغام میں مولوی محمد احسن صاحب کا اعلان پڑھکر حضرت اولوالعزم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور لکھتے ہیں کہ اخبار میں یہ پڑھ کر کہ سید محمد احسن صاحب ساکن امروہہ نے یہ گستاخی کی ہے لکھا ہے کہ میں نے حضرت فضل عمر کو معزول کیا اس کے جواب میں میں معہ جماعت احمدیہ لکھنؤ عرض پرداز ہوں کہ ہم میں سے کسی نے آپ کی بیعت سید امروہی کی وجہ سے نہیں کی تھی۔ بلکہ صرف خدا کے حکم کے ماتحت خدا کیلئے کی تھی۔ اور ہم خدا کے فضل و کرم سے نہایت استقامت سے قائم ہیں اور انشاء اللہ تادم مرگ قائم رہینگے۔ سید صاحب کا یہ جملہ قابل نفریں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک دوست کا اخلاص نامہ

جناب شیخ فرمان علی صاحب احمدی بی۔اے اسسٹنٹ انجینئر دہلی سے اپنے لڑکے کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہوئے حضرت امام اولوالعزم کے حضور لکھتے ہیں کہ میرے جسم کا ہر ذرہ خداوند کریم کا شکریہ بجالانے میں زبان بن رہا ہے کہ اس قادر کریم نے آپ جیسی نعمت ہم کو دی۔ الحمد للہ۔ روح القدس کی تائید سے جو پانچ گھنٹہ حضور نے سالانہ جلسہ پر تقریر فرمائی۔ اس سے سب لوگ پاک ہوگئے یا ہو جائینگے۔ اللہ کریم کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ایسے نکات و معارف آپکو سمجھا کر ہم کو مستفیض ہونے کا موقعہ دیا۔ دعا ہے کہ مزید افضال حضور پر نازل ہوں۔ آمین

برما میں تبلیغ

جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر پورٹ بلیر مقام رنگون سے لکھتے ہیں کہ آپ بوجہ تعطیلات برما میں آگئے ہیں۔ اور وہاں تبلیغ میں مصروف ہیں اور وہاں کے احمدیوں کو ان کے فرائض سے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

آگاہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کا حامی ہو ؂

جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک حوالہ کی دریافت

۳۰ دسمبر کے الفضل میں مسئلہ نبوت وکفر پر جو مضمون میں نے لکھا ہے۔ اس سے پہلے صفحہ پر میں نے ۲۸ ستمبر ۱۹۱۶ء کے اخبار پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے یہ گذارش کیا تھا کہ آپ مہربانی فرما کر حضرت اقدس مسیح موعود کے اس رسالہ یا کتاب یا اشتہار کا حوالہ دیں۔ بقید صفحہ وسطر۔ جہاں حضور انور نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب شکم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا۔ "اے آمنہ تو بیٹا جنیگی۔ اس کا نام احمد رکھنا"۔ کیونکہ اس حوالہ کے نہ جاننے کی بنا پر آپ نے حضرت میاں صاحب کو حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب سے قطعی ناواقف قرار دیا ہے۔ غالباً جلسہ کی مصروفیت کی وجہ سے جناب اس طرف توجہ نہیں فرما سکے۔ اس لئے مکرر یاد دہانی ہے۔ اس سے پہلے جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن نے وہ شعر (جن میں سے ایک یہ ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ٭ اور آگے سے بھی بڑھکر اپنی شان میں) نقل کرکے اعتراض فرمایا تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ بتائیں یہ شعر میرے نام سے انہوں نے کونسی تاریخ اور کس سال کے اخبار یا کتاب میں دیکھے ہیں۔ مگر انہوں نے بھی جواب نہ دیا۔ ان سے بھی تیسری بار التجا ہے کہ حوالہ سے مشکور فرمائیں۔ ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح میری یہ درخواست ان بزرگوں کے حضور میں پہونچا دیں ؂ (اکمل)

القول المحمود

سید محمد احسن امروہوی نے القول الممجد نام ایک رسالہ احمدؐ اور مسئلہ نبوت مسیح موعود و کفر و اسلام کے متعلق پیغامی عقائد کی تائید میں لکھا ہے مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے اس کا مسکت خصم مدلل جواب دیا ہے۔ جس کا حجم ۱۸۰ صفحے ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی خوشخط۔ قیمت صرف ۸؍۔ احباب کو چاہیئے کہ ضرور اس کی متعدد جلدیں منگوا کر غیر مبائعین میں بھی تقسیم کریں اور خود بھی پڑھیں۔ جب تک کتاب کا جواب شائع نہیں ہوتا۔ احباب تقاضا کرتے رہتے ہیں لیکن جب جواب چھپنے کا اعلان ہوتا ہے تو پھر خموشی۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کم از کم دو سو جلدیں اس کی اسی مہینے میں خرچ ہو جانی چاہئیں۔ اخراجات

سراپا فضل و احسان خدا محمود احمدؐ ہیں

از جناب قاسم علیخان صاحب رامپوری المتخلص قادیانی

سراپا فضل و انعام خدا محمود احمدؐ ہیں
محمد مصطفےٰ کا معجزہ۔ محمود احمدؐ ہیں
جہاں میں ہادی راہ صفا محمود احمدؐ ہیں
میرے دل کی مراد و مدعا محمود احمدؐ ہیں
مریض روح کو روئے شفا محمود احمدؐ ہیں
شریر النفس کو تیغ قضا محمود احمدؐ ہیں
درود اے مومنوں دل سے پڑھو روح محمدؐ پر
کہ تم میں آج یہ جلوہ نما محمود احمدؐ ہیں
محمدؐ کی صفت احمدؐ میں احمدؐ کی محمدؐ میں
جو چاہے دیکھنا یہ پرتوا محمود احمدؐ ہیں
یہ جلسہ مہبط انوار حق کیونکر نہ ہو اس میں
مقام صدر پر رونق فزا محمود احمدؐ ہیں
بہار آئی گلستان محمدؐ میں پھر احمدؐ سے
جو اس میں خوشنما اب گل کھلا محمود احمدؐ ہیں
رخ انور ہے شاہد عکس خورشید رسالت کا
عیاں ہے شان سے بدر الدجا محمود احمدؐ ہیں
یہی وہ مشک عطار مشام روح ایماں ہے
جو بے پوچھے نگاہوں نے کہا محمود احمدؐ ہیں
جو پروانوں کی صورت گر رہے ہیں لٹ کر عاشق
یہی تو شمع نور و الضحیٰ محمود احمدؐ ہیں
شغال بد نوا دیتا ہے گیدڑ بھبکیاں ان کو
کہ جن شیر افگنوں کے سربرا محمود احمدؐ ہیں
میرا ایمان و جان و دین و دنیا مقصد و مطلب
جلیں حاسد مگر میری دعا محمود احمدؐ ہیں
نہ کیوں محبوب ہو تو قادیانی طالب حق کو
کہ تو جن کا ہوا مدحت سرا محمود احمدؐ ہیں

جنگ کی خبریں

خندقوں پر کامیاب یورش

لنڈن ۴ جنوری فیلڈ مارشل ہیگ امشب کی سرکاری مراسلت میں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آراس کے شمال مشرق میں خندقوں پر کامیابی سے حملہ کیا۔ اور ویچیٹ کے گرد و نواح میں قیامگاہوں میں دوبارہ گھس گئے ہیں نے اپیٹرز کے مشرق میں غنیم کے ایک دستے کو پسپا کر دیا ؂

غنیم کی قیامگاہوں کی تباہی

لنڈن ۴ جنوری۔ ایک اطالوی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ سطح مرتفع کارسو پر دو طرفہ شدید گولہ باری جاری رہی جس سے کاسگونیرا کے جنوب مغرب میں غنیم کے استحکاموں اور قیامگاہوں کی تباہی ہوگئی ہے ؂

رومانوی محاذ

لنڈن ۴ جنوری۔ ایک روسی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ بریلا ویزیرو کی سڑک پر برطانوی زرہ پوش موٹر کاروں نے غنیم کا ناک میں دم کر دیا ہے۔ اور ان کی خوب گوشمالی کر رہے ہیں ؂

بحری بیڑہ کی گولہ باری

لنڈن ۴ جنوری۔ سلانیک۔ ایک برطانوی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ ہم نے کیوپری کے گاؤں پر کامیابی سے گولہ باری کی۔ اور غنیم کو شدید نقصان پہنچا دیا۔ اور کئی قیدی بھی اسیر کئے۔ بحری بیڑہ نے سیماس اور لیکو ویکا کی قیامگاہوں پر گولہ باری کی ؂

یونان میں طغیانی بے تمیزی

لنڈن ۴ جنوری۔ ناکہ بندی سے یونان کا ناک میں دم آگیا ہے۔ خوراک اور روٹی کے حاصل کرنے کے لئے سخت فساد ہو رہا ہے اور آٹا اور غلہ کا ذخیرہ ۱۰ جنوری کے وسط تک بمشکل کافی ہوگا ہنگامہ پرداز ریزروسٹ ایتھنز کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ اور حکام کی نافرمانی میں علی الاعلان حصہ لے رہے ہیں فساد یہاں تک پھیل گیا ہے کہ فوجی جمعیت بھی جس نے اصل میں ریزروسٹ کو مدد دی تھی۔ فسادیوں میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور اغلب ہے۔ کہ پیرس کی کمیون کی مانند ایک نئی کمیون ایتھنز میں بھی قائم ہوگی ؂

566

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۹ جنوری ۱۹۱۶ء

سالانہ جلسہ کی یاد تازہ رکھو

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ۱۹۱۶ء کا سالانہ جلسہ اُسی کے فضل و کرم سے گذشتہ تمام جلسوں کی نسبت ہر طرح سے کامیاب اور عظیم الشان ہوا۔ گذشتہ پرچوں میں درج شدہ رپورٹ اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے کافی ہے۔ پھر وہ ہر ایک شامل ہونیوالے کے قلب پر اپنے اثرات کے گہرے نقوش چھوڑ گیا میں امید کرتا ہوں کہ اسوقت تک ہمارے احباب کی زبان پر رہ رہ کر وہ باتیں آرہی ہونگی۔ جو انہوں نے اپنے اپنے علم و فکر کے مطابق سالانہ جلسہ سے اخذ کیں یا جن کو انکی آنکھوں نے دیکھا اور دلوں نے محسوس کیا ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ جس طرح امتدادِ زمانہ ہر ایک واقعہ پر خواہ وہ خوشی کا ہو یا رنج کا تکلیف کا ہو یا راحت کا۔ فراموشی یا بے التفاتی اور بے توجہی کی تہ چڑھا دیتا۔ اور پھر اس تہ کو اس قدر دن بدن موٹا کرتا جاتا ہے۔ کہ اس واقعہ کو بالکل مٹا ہی دیتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی کارفرمائی سالانہ جلسہ کے اثرات کے متعلق بھی کرے۔ اور ہمارے احباب کے قلوب میں سے اس ولولہ اور جذبہ کو سرد کردے۔ جو انہوں نے قادیان کی پاک اور مقدس زمین سے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ اور دوسرے بزرگان ملت کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے میں تمام اصحاب احمدیہ کی خدمت میں بصد ادب و نیاز یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس جذبہ کو زندہ اور تازہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ضرور چاہتے ہیں۔ تو انہیں جلسہ کی یاد کو ہروقت نہ صرف اپنی زبانوں پر جاری رکھنا چاہیئے بلکہ جو کچھ ان کے کانوں میں ڈالا گیا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور جو نقوش ان کے قلوب پر کھینچے گئے ہیں۔ ان کو دست عمل سے گہرے اور دیرپا بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے اگر وہ ایسا کرینگے تو ناممکن ہے کہ مرور زمانہ اثر انداز ہو سکے اور انہیں اپنے فرائض سے غافل اور بے پرواہ کر سکے

میں امید کرتا ہوں کہ کسی احمدی کو بھی اس بات سے انکار نہیں ہوگا کہ ہمارا سالانہ اجتماع دوسرے لوگوں کے اجتماعوں کی طرح سیر اور تماشہ کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلئے ہوتا ہے کہ اس امید پر جمع ہو کہ آنیوالے سال کے لئے اپنی زندگی کا نیا پروگرام ترتیب دیا جائے۔ اور تازہ جوش و خروش اور نئے طریق کار سے سرگرم عمل ہونے کا تہیہ کیا جائے۔ اس لئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس پروگرام کے مرتب ہو جانے کے بعد ہر وقت اس کو پیش نظر رکھے۔ اور ہر وہ گھڑی جو اس پر گذرے۔ اور ہر وہ دن جو اس پر چڑھے۔ اس کی سرگرمی کے لئے تازیانہ کا کام دے وہ دیکھے کہ میں نے اپنے اس پروگرام پر جو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نے بنا کر میرے ہاتھ میں دیا ہے۔ کہاں تک عمل کیا ہے اور اگر وہ اپنے آپ میں کسی قسم کی سستی پائے۔ تو فوراً اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ آنیوالے جلسہ میں وہ اس فخر اور ناز سے شامل ہونے کے قابل ہو سکے کہ میں نے پچھلا پروگرام طے کر لیا ہے۔ اور اب نیا لینے کی ضرورت ہے

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے احباب کی آنکھوں کے سامنے ابھی تک وہ سماں پھر رہا ہوگا۔ جبکہ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے سامنے ان واقعات کا ذکر فرمایا تھا۔ جن کے خدا تعالیٰ کی مصلحت اور منشاء کے ماتحت رونما ہونے کی وجہ سے وہ وعدے ایفاء نہیں ہو سکے تھے۔ جن کا ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ پر وعدہ کیا گیا تھا۔ کیا آپ لوگوں نے سوچا اور غور کیا کہ حضور کو سب سے پیشتر ان کے بیان کرنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی اس لئے کہ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے اچھی طرح سمجھنے اور انکو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کی مصلحت اور منشاء کے ماتحت التوا میں ڈالے جانیوالے کاموں کے متعلق آپ کو حقیقت کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو پھر وہ فرائض جن کے ادا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور جن کو اس کے خلیفہ برحق نے نہایت واضح طور پر کھول کھول کر آپ لوگوں کو سمجھا دیا ہے۔ ان کے ادا کرنے میں سستی اور کوتاہی دکھلانے والے کو کیا کچھ نہ کرنا چاہیئے

پس اس بات کو گوش ہوش سے سنو۔ اور عقل سلیم سے سمجھو۔ کہ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کی ادائگی کا کس قدر خیال ہونا چاہیئے۔ کیا آپ لوگوں نے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے "احمدیہ جماعت کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں" پر جو کچھ سنا ہے۔ وہ آپ کو ہوشیار اور بیدار کرنے اور سرگرم عمل بنانے کے لئے کافی نہیں ہے ضرور ہے پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس سال آپ لوگ پہلے کی نسبت بہت زیادہ جوش و خروش سے اپنے فرائض کو کیوں ادا نہیں کرینگے۔ اور کیوں اپنی ذمہ واریوں کو پورے طور پر نہیں سمجھیں گے

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ سالانہ جلسہ پر جو کچھ آپ کو سنایا گیا ہے۔ وہ اس لئے نہیں کہ آپ ایک کان سے سنیں اور دوسرے سے نکالدیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کو آویزہ گوش ہوش بنائیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر دکھائیں۔ تاکہ اس سال کے خاتمہ پر اگلے سال کی تیاری کرنے کے وقت تمہیں اپنا مطمح نظر زیادہ بلند اور وسیع کرنے کی سعادت حاصل ہو

دوسری بات جسکی یاد میں آپ لوگوں کو تازہ کرانا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقریر دلپذیر ہے۔ جسے آپ لوگ رات کے ۹ بجے تک بیٹھے ہوئے سنتے رہے ہیں۔ اس میں جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ وہ ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جو کیا بلحاظ اپنے فوائد اور نتائج کے اور کیا بلحاظ اپنی خوبی اور عمدگی کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا کے تختہ پر کسی اور زبان میں میسر نہیں آسکتی۔ پھر کسقدر ناشکری ہوگی۔ اگر ہم اس سے بہرہ اندوز نہ ہوں۔ اور اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ واللہ! میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم ذکر الٰہی کے ان طریق پر عمل پیرا ہو جائیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے بتائے ہیں۔ تو دنیا میں ہی جنت کی سیر کر سکتے اور خدا تعالیٰ کے افضال خصوصی کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ سکتے ہیں

پس میں اپنے گرامی قدر احباب کو پھر اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ سالانہ جلسہ پر جو کچھ انہیں سنایا گیا ہے۔ وہ ان کا اس سال کا پروگرام ہے۔ جس میں اب انہوں نے قدم رکھا ہے۔ اسلئے ان کا فرض اور نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ اس کو ہر وقت یاد رکھیں اور اس پر عمل کرتے رہیں۔ اور جوں جوں وقت گذرتا جائے۔ وہ اپنے جوش اور ولولہ کو اور بڑھاتے جائیں۔ تاکہ ان کا ہر قدم آگے ہی پڑے۔ اور ہر کوشش پہلے کی نسبت زیادہ پُر زور ہو۔ کوئی تکلیف کوئی مصیبت کوئی روک اور کوئی مشکل ان کو مایوس نہ کر سکے۔ تکلیف اٹھاتے ہوئے جوش دکھائیں اور مصیبت جھیلتے ہوئے ہمت نہ ہاریں تاکہ خدا تعالیٰ کے خاص انعامات حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام احباب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

جہلمی پردہ نشین فاضل کا چیلنج

سراج الاخبار میں اعلان ہوا ہے کہ کوئی فاضل ہیں جن کو اپنے نام کے اظہار کی جرأت تو نہیں۔ مگر وہ ہمارے سیدنا امام خلیفۃ المسیح سے اسمہٗ احمد کے متعلق بحث کرنے پر آمادہ ہیں۔ بہتر ہوتا کہ سراج الاخبار اس فاضل کا نام ظاہر کر دیتا۔ جسے اپنے نام کا بھی پردہ ہے۔ تاکہ ہم دیکھ سکتے۔ کہ آیا فی الواقعہ وہ اس قابل ہے یا نہیں کہ اُسے خطاب کیا جائے۔ کبھی اس کا دامن کذب سے تو ملوث نہیں ہوا۔ وہ لئیم تو کبھی ثابت نہیں ہوا۔ کیونکہ چار پانچ لاکھ مومنوں کے امام سے مناظرہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ جو لوگ شریف النفس نہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہو سکتے ہیں جو تاب مقاومت نہ رکھتے ہوں۔ مگر محض طلب شہرت اور بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا کے ماتحت خواہ مخواہ مناظرہ پر آمادگی ظاہر کر دیں۔ اور نتیجہ سوا تضیع اوقات کے کچھ نہ نکلے۔ سراج الاخبار اپنے پردہ نشین فاضل سے کہدے۔ کہ بے شک ہمارا امیر تمام دنیا کے فضلاء سے بحث کو تیار ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ فرداً فرداً ہر ایک سے الگ الگ بحث کرے۔ پس اگر تمام مدعیان اسلام کم از کم ہندوستان کے مسلمان اس مسئلہ میں اپنے ایک قائم مقام پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ اور انہیں خوف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہار جائے گا۔ تو کم از کم فرقہ بہ فرقہ ہی تسلیم کریں۔ یعنی حنفیوں کا ایک قائم مقام پیش ہو جائے۔

شیعوں کا ایک نمائندہ میدان مقابلہ میں آئے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ تو جو چیلنج منظور کرنے والا ہو۔ وہ کسی معقول تعداد کی جماعت کا وکیل ہو۔ یہ تو نہ ہو کہ ہر مسجد کا ملاں الگ الگ بحث کے لئے اُٹھے۔ اور ہمارا وقت جسے بہت سے اہم کام سرانجام پانے ہیں۔ صرف اِسی بات میں خرچ ہو جائے۔ سراج الاخبار کے فاضل لاہور (کہ وہ من وجہ مرکز ہے) کے علماء کا اور اپنے جہلم کے علماء کی دستخطی تحریر شائع کر دیں کہ ہماری طرف سے یہ قائمقام ہے۔ پھر انشاء اللہ بعد از طے شرائط ضروری بحث ہو جائیگی۔ اگر فاضل موصوف یہ نہیں کر سکتے تو پھر بھی ہم

غلامی کی تعلیم

اسلام پر جہاں مخالفین اسلام کی طرف سے اور بہت سے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہاں یہ بھی کہا جاتا کہ اسلام غلام بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن یہ اعتراض اسی قدر بے علمی اور جہالت پر مبنی ہے جس قدر یہ کہ اسلام شرک کی تعلیم دیتا یا بہت سے خدا ماننے سکھاتا۔ اسلام دُنیا میں مساوات پیدا کرنے اور حریت سکھلانے کے لئے آیا تھا۔ اور یہی اس نے کر کے دکھا دیا۔ اس کے لئے ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ایسی پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو صرف حلقہ بگوشان اسلام ہی سے مختص ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مخالفین اسلام بالکل بے ثبوت اور بغیر دلائل اسلام اور مُسلمانوں پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ یہ غلام بنانے کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہم نے اس وقت اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے قلم نہیں اُٹھایا کیونکہ جس وقت کوئی معترض اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم سے اس کا ثبوت دیگا۔ اس وقت ہم بھی جواب دینے پر آمادہ ہو جائینگے۔ ہاں ہم اسلام پر جا و بے جا اور ناپ تناپ اعتراضات کرنے والوں میں سے سب سے بڑھے ہوئے آریہ صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ذرا اپنی مذہبی کتب کو دیکھیں۔ اور پھر بتلائیں کہ کیا قرآن کریم نے غلام بنانے کا حکم دیا ہے یا اُن کے ساشتروں نے ؟

اُمید ہے۔ ہمارے آریہ دوست احباب سے تو انکار نہیں کر سکیں گے۔ کہ ان کے نزدیک منوجی مہاراج ایک خاص پایہ اور رُتبہ کے بزرگ ہیں۔ کیونکہ پنڈت دیانند صاحب نے ان کے اقوال کو اپنی مایہ ناز کتاب ستیارتھ پرکاش میں کئی جگہ سند کے طور پر اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ پس جبکہ پنڈت دیانند صاحب اُنکے اقوال کو قابل قبول اور لائق سند سمجھتے ہیں۔ تو پھر کوئی آریہ صاحب ان کی کسی بات کو رد نہیں کر سکتے۔ اُمید ہے کہ منوجی مہاراج کے مندرجہ ذیل اقوال کو وہ قبول کر کے اقرار کرلینگے۔ کہ ان کے مذہب میں غلامی کی تعلیم نہ صرف روا بلکہ ضروری ہے۔ اور وہ آیندہ اسلام پر کبھی یہ اعتراض نہ کرینگے کہ اسلام غلام بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔

منوجی مہاراج اپنے دہرم شاستر کے آٹھویں باب میں لکھتے ہیں :-

(۴۱۵) ملازموں کی سات قسمیں ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو جنگ میں قید کیا گیا ہو۔ ایک وہ جس کی صرف خدمات حاصل کیگئی ہوں۔ ایک وہ جو کسی لونڈی کے بطن سے ہو۔ ایک وہ جو کہ بیچ دیا گیا ہو یا موروثوں نے دیدیا ہو یا ان کے بعد میراث میں پہونچا ہو۔ اور ایک وہ جسکو اس کی خطاء کی وجہ سے غلامی ملی ہو۔ بوجہ اس کے کہ جرمانہ کی کثیر رقم نہیں ادا کر سکا۔

(۴۱۶) تین اشخاص بیوی۔ بیٹیا اور غلام قانونی حیثیت سے کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ جسمیں ان کی خود جائداد بھی شامل ہے۔ دولت جو خود کماتے ہیں۔ بلحاظ قانون اس شخص کے لئے پیدا کی جاتی ہے جسکی ملکیت میں وہ خود ہیں۔

(۴۱۷) ایک برہمن کو بلا تامل اپنے شودر غلام کی جائداد پر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ جب اس کے پاس خود کچھ نہ رہے۔ کیونکہ اس قاعدہ کی رُو سے کہ غلام کے پاس کوئی جائداد نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا مالک اس کی ملکیت کو چھین سکتا ہے۔

ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے اُمید رکھتے ہیں کہ آریہ صاحبان ان حوالجات پر خوب غور و فکر کرینگے۔ اور آیندہ اسلام پر کم از کم یہ اعتراض نہ کریں گے۔ جو ان پر خاص طور پر وارد ہوتا ہے۔

ریویو

دُرِّ مکنون

اس سے پیشتر ہم الفضل کے ذریعہ یہ فرحت افزا خبر ناظرین کرام کی خدمت میں پہنچا چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی نظموں کا مجموعہ جو حضور نے اپنے دعویٰ سے پیشتر زیب رقم فرمایا تھا دیوان کی صورت میں منشی فخرالدین صاحب ملتانی چھپوا کر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہ سُنا دینا چاہتے ہیں کہ وہ دیوان دُرِّ مکنون کے نام سے چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ ہم اپنے آپ کو اس بات کا اہل نہیں پاتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی خوبی کو الفاظ کے ذریعہ احباب پر ظاہر کر سکیں۔ اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ البتہ یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ منشی فخرالدین صاحب کی ہمت اور کوشش لائق آفرین ہے۔ جو انہوں نے موجودہ گرانی کے ایام میں دکھائی ہے۔ اور ہماری جماعت کے فارسی دان اصحاب پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس احسان کا بدلہ یہی ہو سکتا اور یہی ہونا بھی چاہیئے کہ احباب اس مجموعۂ معارف و حقائق کو منگوا کر منشی صاحب کے اس بوجھ کو ہلکا کریں جو ان پر پڑ گیا ہے۔ دُرِّ مکنون کا کاغذ عمدہ اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ ۲۲×۱۸ کے دو سو صفحات پر ختم ہوا ہے۔ منشی فخرالدین ملتانی قادیان کے پتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعۃ المبارکہ

ہم اور ہمارے مخالفین میں کھلا فیصلہ

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۱۶ء

ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعٰی فی خرابہا اولٰئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم ۰

(۱-۲-۱۰۸)

قرآن شریف میں تین جماعتوں کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ ان سے زیادہ کوئی ظالم نہیں۔ ایک تو وہ جو خدا پر افترا کرتے ہیں۔ ان کو کوئی الہام نہیں ہوتا۔ کوئی وحی نہیں ہوتی۔ بلکہ جان بوجھ کر جھوٹ موٹ الہام بنا لیتے ہیں۔ ان سے زیادہ بھی کوئی ظالم نہیں (۲) دوسرے وہ لوگ جو سچے ملہموں اور ماموروں کا انکار کرتے ہیں (۳) وہ لوگ ہیں۔ جو مساجد میں ذکر الٰہی سے روکتے ہیں ۔

خدا پر افترا کرنیوالا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر وحی ہوئی ہے حالانکہ اسپر خدا کی طرف سے کوئی وحی نہیں ہوئی ہوتی۔ پھر وہ شخص جس کے لئے خدا کی طرف سے ایک شخص پیغام لیکر آتا ہے لیکن اس کے پاس اگر اس کے گھر سے کوئی پیغام لائے۔ تو اس کی سنتا اور مانتا ہے۔ اور اگر سرکار کی طرف سے چپڑاسی آئے تو اس کی عزت و توقیر کرتا ہے لیکن وہ جو خدا کی طرف سے اس کے لئے پیغام لیکر آتا ہے۔ اس کو کافر کہتا ہے۔ اور اسکی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔

تیسرے وہ لوگ جو ان جگہوں سے روکتے ہیں جن کا نام اللہ کا گھر ہے۔ اور جن کے بنانے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں اللہ کا ذکر کیا جائے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم ان میں عبادت نہیں کرنے دینگے۔ ان سے زیادہ بھی کوئی ظالم نہیں۔ اور جو سب سے زیادہ ظالم ہو گا۔ وہ کافر بھی ہو گا۔ لیکن خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ یہ تین قسم کے لوگ ظالم نہیں۔ بلکہ اظلم ہیں یعنی سب سے بڑے کافر ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو جھوٹا الہام بناتے ہیں۔ اور جو سچے نبی کا انکار کرتے ہیں۔ اور وہ جو اللہ کے نام پر بنائی ہوئی مساجد سے لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ ان کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کے لئے ذلت ہے اور فرمایا۔ انہ لا یفلح الظٰلمون ظالم کامیاب نہیں تو یہ تو اظلم ہیں یہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بس ان کے لئے دنیا و آخرت میں ذلت و ناکامیابی ہے ۔

یہ تین بڑے گروہ ہیں۔ جن کے متعلق فرمایا کہ یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق جس وقت ہم یہ معیار پیش کرتے ہیں۔ تو وہ چند لوگوں کے نام لے دیا کرتے ہیں۔ مثلاً باب وغیرہ۔ کہ وہ بھی تو تیئس سال سے زیادہ تک زندہ رہے۔ بس ان لوگوں کا کامیاب ہونا اور تیئس سال تک زندہ رہنا ثابت کرتا ہے کہ ظالم بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے کہ ہمارے سامنے ان لوگوں کو پیش کرتے ہیں جو مفتری علے اللہ نہ تھے۔ یعنی یا تو ان کا دعوئی نبوت تھا ہی نہیں یا وہ مجنون تھے۔ اور مجنون سزا کا مستوجب نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ نے سزا افترا علی اللہ کرنے والوں کے لئے رکھی ہے۔ یعنی جو اللہ پر جان بوجھ کر افترا باندھتے ہیں لیکن مجنون بیچارہ تو نہیں جانتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور مجنون کو پہچاننا کوئی مشکل نہیں۔ میں جو شخص رسالت یا نبوت کا مدعی ہی نہیں یا جو مجنون ہے۔ انکی مثال ہمارے سامنے نہیں پیش کی جا سکتی۔ اور وہ جو اللہ ہونے کا مدعی ہو۔ وہ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ معیار انہیں لوگوں کے پرکھنے کا ہے۔ جو افترا علی اللہ کرتے ہیں اور مجنون نہیں ہوتے ۔

بہاء کا دعوئی خدائی کا تھا۔ اور وہ اس میں سخت ناکام ہوا لیکن لوگ اس کے حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے کہدیا کرتے ہیں۔ بس اس کا رسالت کا دعوےٰ نہ تھا۔ اور قرآن نے جھوٹے خداؤں کے لئے کوئی سزا اس جگہ بیان نہیں فرمائی۔ اور نہ اسکی ضرورت تھی کیونکہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک ضعیف اور ناتوان انسان کبھی خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن رسول چونکہ انسان ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر جھوٹے رسول بھی کامیاب ہو جایا کرتے۔ تو دنیا گمراہ ہو کر ہلاک ہو جاتی۔ اور سچے اور جھوٹے رسول میں کوئی امتیاز نہ رہتا۔ اس لئے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے لئے یہ سزا مقرر کی کہ وہ ہلاک کئے جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے جن کو پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں بہت سے تو پاگل تھے۔ اور بعض رسالت کے مدعی ہی نہ تھے۔ اور مجنون اور پاگل کے لئے یہاں عذاب کی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ مجنون کبھی اپنے دعوئی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کو ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے مانا ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں نے قبول کیا ہے۔ اور یہ آپکے کامیاب ہونے کی علامت ہے۔ ایک مجنون کی حرکات و سکنات میں وقار نہیں ہوتا۔ اور وہ ہر ایک بات میں حدود سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس لئے سمجھدار اور دانا متقی اور باوقار لوگ اس کے ماتحت نہیں ہوا کرتے۔ یوں تو مجنون تمام انبیاء کو ہی کہا گیا ہے۔ اور حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) اور حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھی کہا گیا ہے۔ لیکن حضرت نبی کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کو ان لوگوں نے قبول کیا۔ جن کی دانشوری اور عقلمندی دنیا میں مسلم تھی۔ اور جن کو متفقہ طور پر دانا کہا جاتا تھا۔ ان لوگوں کا آپ کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ مجنون نہ تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں جن سے آپکے سچے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر یہی ایک دلیل ایسی موٹی اور واضح ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ سکتا ہے ۔

وہ لوگ جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کو قبول کیا یہ نہیں کہ کہیں دور کے رہنے والے تھے۔ اور آپکے حالات سے ناواقف تھے۔ بلکہ یہ وہ لوگ تھے۔ جو بچپن سے لیکر جوانی تک اور پھر آخری عمر تک آپکے حالات کو خوب اچھی طرح جانتے تھے ۔

حضرت ابوبکرؓ جو اپنی قابلیت اور دانائی کے لحاظ سے تمام قوم میں عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور جب کسی پر کوئی مشکل آپڑتی تھی۔ تو وہ آپ کی طرف مشورہ کے لئے رجوع کرتا تھا۔ جس وقت ان کو معلوم ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوئی نبوت کیا۔ اس وقت آپ سفر سے آرہے تھے۔ آپ نے سننے کے ساتھ فوراً ہی قبول کر لیا۔ اور کہا کہ اس شخص نے نبوت کا دعوئی کیا ہے تو وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں داناؤں نے آپ کو قبول کیا۔ ان لوگوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنا جن کی دانائی و عقلمندی مشہور تھی۔ آپکے مجنون نہ ہونے پر گواہ ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو ایسے لوگوں کی مثالیں لاکر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو جھٹلانا چاہتے ہیں۔ جنھوں نے دعوئی نبوت

ہی نہیں کیا یا وہ مجنون تھے۔ بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو بھی بہت سے اسی قسم کے لوگوں نے مانا ہے جو اپنے حلقہ میں خاص عزت و احترام رکھتے تھے۔ مثلاً حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک ایسے شخص تھے۔ جن کو تمام ہندوستان میں کم و بیش لوگ خوب جانتے اور آپ کی قابلیت کو تسلیم کرتے تھے۔ اور خصوصاً آپ علم طب میں ایسے شہرۂ آفاق تھے کہ جس کی نظیر نہیں۔ اور طب وہ علم ہے کہ جس سے جنون کو خوب پہچانا جاسکتا ہے۔ پس آپ کا حضرت مسیح موعود کے دعوے کو تسلیم کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود مجنون نہ تھے۔ کیونکہ اگر مجنون ہوتے۔ تو وہ شخص جس کی طبی قابلیت خاص طور پر مشہور تھی اور جو اپنے پیشہ میں فرد تھا۔ اس کو وہ تسلیم نہ کرتا۔ لیکن اس نے ایسا تسلیم کیا کہ سب کچھ چھوڑ کر اس کے پاس آبیٹھا۔ اور وہیں اپنی زندگی کو ختم کر دیا۔

پھر اور بہت سے لوگ ہیں۔ جو اپنے اپنے حلقہ میں خاص درجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ مجنون نہ تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب دعویٰ سے کئی سال پہلے۔ کہ حضرت صاحب سے ملنے والے تھے روزانہ مجالس میں ساتھ رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس سے اس قسم کی اعلیٰ کتب لکھوائیں کہ دنیا نے ان کی عمدگی اور برتری کو تسلیم کر لیا۔ اور جان لیا کہ یہ وہ کام ہے۔ جسکو اور عقلمند بھی نہیں کر سکے۔

پس براہین احمدیہ کا آپ سے لکھوانا اور دانا لوگوں کا آپ کو قبول کرنا شاہد ہے اس بات پر کہ آپ مجنون نہ تھے۔ پھر بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ کئی ولی اور صدیق ہوئے۔ کہ لوگوں نے ان کے وقت میں ان کا انکار کیا۔ اور باوجود انکار کرنے کے ہلاکت سے بھی بچ گئے۔ ہم کہتے ہیں کہ تم ایک نہیں ہزار ولیوں کے مخالفین کا حال بھی پیش کرو۔ وہ ہمارے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا ہاں اگر تم لوگ اپنے دعوے میں سچے ہو تو کسی نبی کی مثال پیش کرو کہ اس کو جھٹلانے اور اس کی مخالفت میں سرگرم رہنے والے کامیاب ہوگئے ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا نبوت کا دعویٰ تھا۔ لیکن ایک نبی کی بھی مثال پیش نہیں کیجا سکتی۔

غرض یہ تین گروہ ہیں۔ جن کو اظلم قرار دیا گیا ہے۔ اور جن کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ کامیاب نہ ہوں گے۔ یہ آیتیں ہمنے دیکھا ہے۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں خوب فیصلہ کرتی ہیں۔ دونوں گروہ مدعی اسلام ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اب ہمارا اور ان کا فیصلہ آسان ہے۔ اظلم کے معنے کافر کے ہیں۔ اور ہمارا اور ان کا یہ اختلاف ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو مفتری علی اللہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہم حضرت مسیح موعود کو سچا اور راستباز یقین کرتے ہیں۔ اور غیر احمدیوں کو اس سچے مدعی کو جھٹلانے والے کہتے ہیں۔ اب ہم دونوں میں اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تم کذب بآیتہٖ کے مصداق ہو کر اظلم ہو۔ اور وہ ہمیں نعوذ باللہ مفتری علی اللہ کو ماننے والے قرار دیکر اظلم یعنی کافر کہتے ہیں۔ ہم دونوں میں اختلاف ہے۔ یہ دونوں فریق کو مسلم ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اسکے باہر کوئی سچا مذہب نہیں جب اسلام کے باہر سچائی نہیں۔ تو ان دونوں میں سے ایک سچا ضرور ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی سچا نہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا میں سچا مذہب کوئی نہیں۔ کیونکہ دونوں فریق کو یہ مسلم ہے کہ اسلام کے باہر کوئی مذہب سچا نہیں۔ پس ان دونوں میں سے ایک سچا ہے۔ اور ہمیں اس سچے کو ہی معلوم کرنا ہے۔

اب ہم فیصلہ کے لئے قرآن مجید کی طرف جاتے ہیں۔ وہاں ان دو گروہوں کے علاوہ ایک اور گروہ ہے۔ جس کے متعلق ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ آیا ہے یعنی ایک گروہ ہے۔ ... ... کہ وہ بھی بڑا ظالم ہے۔ جو لوگوں کو اللہ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ ان میں عبادت نہ کرو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیت کن پر چسپاں ہوتی ہے۔ آیا ہم ہیں وہ لوگ جو اپنی مسجدوں میں کسی کو عبادت کرنے سے روکتے ہیں اور کہتے کہ ہماری مسجدوں میں اگر کوئی نماز نہ پڑھے یا غیر احمدی ہیں۔ جو احمدیوں کے لئے مسجدوں میں عبادت کرنے کی ممانعت کرتے ہیں۔ جو اس طرح کرتے ہوں گے یعنی اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہوں گے۔ ان پر یہ آیت چسپاں ہوگی۔ ہم پر تو چسپاں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہماری مسجدوں میں ہر ایک شخص خواہ ہمیں کافر ہی کہتا ہو یا ہمارے قتل کا فتویٰ ہی دیتا ہو یا ہمارا مال غصب کرنا بھی جائز جانتا ہو۔ نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہم ان میں سے کسی کو منع نہیں کرینگے۔ وہ آئیں اور ہماری مسجدوں میں نماز پڑھیں لیکن دیکھو غیر احمدی ہم سے کیا سلوک کر رہے ہیں کیا ان کی بہت مسجدوں کے دروازوں پر نہیں لکھا ہوتا کہ اس مسجد میں کسی مرزائی (احمدی) کو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ پھر کیا ان کے علماء کی طرف سے یہ فتوے شائع نہیں ہوئے۔ کہ احمدی ہماری مسجدوں میں اگر نماز نہیں پڑھ سکتے۔

پس یہی لوگ ہیں جو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں اس لئے وہ اس آیت ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ کے ماتحت اظلم قرار پائے۔ اور اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جو شخص مساجد اللہ سے روکتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ پس اس آیت نے ہمیں بتا دیا کہ یقینی طور پر غیر احمدی جھوٹے ہیں۔ اور ہم سچے ہیں نیز یہ بھی فیصلہ ہو گیا کہ ان دونوں گروہوں میں سے جو اسلام کے مدعی ہیں کون حق پر ہے۔

آج ہمارے نئے مخالف (غیر مبایعین) ہم کو کہتے ہیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ اس قسم کا ہے کہ وہ ہمیں کافر نہیں کہتا۔ پس جب وہ لوگ ہمیں کافر نہیں کہتے۔ تو ہم بھی ان کو حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے ماتحت کافر نہیں کہہ سکتے۔ ہم کہتے ہیں اگر کوئی ایسے لوگ ہیں تو ان کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ان کا فرض ہے کہ وہ کم از کم دو سَو مولویوں کے نام بنام کی فہرست بنا کر جنہوں نے ہمیں کافر کہا ہے۔ شائع کر دیں کہ ہم ان مولویوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور پھر وہ خدا کے ان تازہ بتازہ نشانات کو جو ہمیں خدا کی طرف سے ملے ہیں۔ انکو قبول کریں۔ اور ان کے دل میں کوئی شعبۂ نفاق نہ ہو۔ جب وہ ایسا کرینگے۔ تو ہم بھی ان کو مسلمان کہیں گے۔ اب یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کے متعلق فرمائی ہے۔ کہ اگر خدا کا بیٹا ہو تو اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم ان سے کہدو کہ میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا۔ گویا نہ خدا کا کوئی بیٹا ہے نہ اسکی عبادت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح نہ کوئی ایسا غیر احمدی شخص ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی اس شرط کو پورا کیا ہو۔ اور نہ ہم کسی کو مسلمان کہہ سکتے۔ کیونکہ اس قسم کا آدمی جو ان مولویوں کو کافر کہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کے تازہ بتازہ نشانات کو مانے۔ اور پھر اس میں کوئی شعبۂ نفاق بھی نہ ہو۔ تو وہ پھر غیر احمدی نہیں رہ سکتا وہ تو ضرور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس نے بیعت نہیں کی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے دل میں شعبۂ نفاق باقی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی مثال نہیں پائی جاتی۔ مگر غیر مبایعین کہتے ہیں کہ پائی جاتی ہے۔ لیکن ہمنے تو اسوقت تک کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا۔ اگر ان کو کوئی ایسا شخص معلوم ہو۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی اس شرط کو پورا کرنے والا ہو۔ تو اسے پیش کریں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ یہ شرط

زبان سے کہدینے۔ سے پوری نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کا تعلق عمل سے ہے اب اگر کوئی ان کے پاس الگ بیٹھکر یہ بھی کہدیتا ہو کہ میں احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ تو وہ اس وقت تک کسی شمار میں نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقررہ شرط کو پورا نہ کرلے۔ پس ہر ایک وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ وہ اس شرط پر بھی عمل کرکے دکھائے پھر ہم اس کو کافر نہیں کہینگے۔ لیکن ایسا آدمی ایک بھی نہیں۔ جب ایک بھی نہیں۔ تو ہم ان غیراحمدیوں کو کس طرح مسلمان کہدیں ہم چیلنج کرتے ہیں کہ غیر مبایعین ایک آدمی ہی اس قسم کا دکھادیں۔ جس میں یہ شرط پائی جاتی ہو۔ اور پھر وہ غیراحمدی ہو۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ایسا شخص ضرور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہو جائے گا ۔

ہمیں کہا جاتا ہے کہ تعلیم یافتہ گروہ ایسا نہیں جو ہم کو کافر کہتا ہو۔ اول تو ہم کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت مسیح موعود نے جو شرط انکو مسلمان کہنے کے لئے لگائی ہے۔ اسکو پورا نہیں کرتے۔ اس لئے ہم ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ دوسرے یہ بھی غلط ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ ہمیں کافر نہیں کہتے۔ آج ہی میں نے انگریزی اخبار سول میں ایک تار پڑھا ہے۔ مونگھیر میں ہمارا ایک مقدمہ ہے پہلے عدالت ماتحت میں مقدمہ ہؤا۔ وہاں کی عدالت نے فیصلہ کیا کہ یہ احمدی ہیں تو مسلمان۔ مگر غیراحمدیوں کی مسجد میں جماعت نہیں کرا سکتے۔ اسکے متعلق ہماری طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل ہوا ہے غیراحمدیوں کی طرف سے مظہرالحق وکیل ہے جو انگریزی خوانوں کا بہت بڑا لیڈر ہے۔ اور بہت بڑا آزاد طبع مشہور ہے۔ بلکہ اس قدر حد سے زیادہ آزاد ہے کہ جب لیگ کا جلسہ بمبئی میں ہوا۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ اس شخص کو کیوں صدر بنایا گیا ہے۔ جس کے منہ پر نہ ڈاڑھی نہ مونچھ ۔ یہ ہمارا قائم مقام نہیں ہوسکتا اسکو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس مقدمہ میں اس نے عدالت میں بیان کیا ہے کہ احمدی لوگ کافر ہیں۔ اس لئے ان کو مسجدوں میں آنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ وکیل تو اپنے موکل کا مذہب پیش کیا کرتا ہے۔ اس لئے مظہرالحق نے غیراحمدیوں کا مذہب پیش کیا ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ دونوں طرف کے وکیل مفت اس مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس اس کا اس جگہ اگر مفت کھڑا ہونا ہی ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیں کافر سمجھتا ہے اور اگر اس نے دل سے ہمیں کافر نہیں کہا۔ اور بظاہر ہمارا نام کافر رکھا ہے تاکہ اس کے موکل اس سے خوش ہوں تو یہ اس سے بھی برا ہے۔

اس نے بڑا زور اس دلیل پر دیا۔ کہ چونکہ یہ لوگ کافر ہیں اس لئے یہ ہماری مساجد میں اگر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور ان کو ہماری مسجدوں میں آنے کا حق نہیں۔ کیا اب بھی کسی کو شک ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ ہمیں کافر نہیں کہتے۔ وہ شخص جو ہمیں سچے دل سے مسلمان کہیگا۔ وہ ضرور احمدی ہو جائیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے، الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور ان کو ہدایت دیتے ہیں۔ پس جو شخص ہمیں مسلمان کہے گا۔ وہ یقیناً احمدی ہو کر رہے گا ۔

اس موقعہ پر مظہرالحق کا ہمیں کافر کہنا بھی ہمارے لئے ایک فتح ہے۔ تعلیم یافتہ گروہ اس موقعہ پر ہمارے مقابلہ میں آیا ہے اور اسوقت ان کے بڑے سرگروہ نے ہمیں کافر کہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں بہت بڑا بغض ہے۔ ورنہ ان لوگوں کا تو یہ رویہ ہے کہ یہ بظاہر کسی کو بھی برا نہیں کہتے۔ بلکہ یہ تو اسی کو تہذیب سمجھتے ہیں کہ کسی کی بری بات کو بھی برا نہ کہا جائے اور ایک دوسرے کے عقیدے کے متعلق کوئی بات نہ چھیڑی جائے غالباً اسی مظہرالحق نے ایک ہندوؤں کی مجلس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کو ہندوؤں سے فلسفہ سیکھنا چاہیئے۔ یہ کسی کو بھی برا کہنا جائز نہیں جانتے ۔ ... ...

... ... لیکن ہمیں ان لوگوں کا مساجد سے روکنا اور کہنا کہ یہ لوگ بوجہ کافر ہونے کے مساجد سے روکے جانے چاہیئیں۔ اسبات کی دلیل ہے کہ یہ ہمیں کافر جانتے ہیں بعض لوگوں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ جو کسی کے جی میں آئے۔ مسجد میں کھڑا ہو کر کہدے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ تقریر ہر مقرر کا اپنا خیال ہوتا ہے۔ اس کا نام ذکر اللہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اس مسجد میں بھی بعض لوگ بولنا شروع کرتے ہیں اور دوسرے لوگ جو سنتیں یا اور اور پڑھ رہے ہوتے ہیں انکو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ تقریر اپنا ایک خیال ہے۔ وہ ذکر اللہ نہیں۔ اس طرح اگر کوئی پادری آئے۔ اور مسجد میں تقریر شروع کردے تو کیا یہ اس کا حق ہے ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ تو ذکر اللہ نہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے طریق عبادت سے ہماری مسجد میں عبادت کرنا چاہے۔ تو ہم اسکو بڑی خوشی سے اجازت دینگے۔ اگرچہ وہ طریق غلط ہے مگر ان کے ہاں چونکہ اسی طرح خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اس کو نہیں روکیں گے۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ذکر الٰہی تسبیح و تحمید۔ اللہ اکبر اونچا نہیں کہنا چاہیئے۔ اس طرح دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن بعض لوگ اونچی اونچی بول کر دوسروں کی نماز اور ذکر الٰہی میں حارج ہوتے ہیں۔

آج سے میں اعلان کرتا ہوں کہ کسی شخص کو یہاں کی مسجدوں میں میری اجازت بغیر مسجد میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن ذکر الٰہی خواہ ہندو بھی کرنا چاہیں تو ہم ان کو اجازت دینگے اور بڑی خوشی سے دینگے ۔

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ مسجد میں بیٹھے ہوئے اونچی آواز سے حدیث سنا رہے تھے۔ حضرت عائشہ نے روک دیا۔ اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو اور کہا کہ کیا رسول اللہ کے وقت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا۔ جسطرح تم کرتے ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ خاموش ہو گئے۔ تو مساجد میں بلا انتظام لیکچر شروع کردینا یہ دوسروں کے لئے ابتلا ہے۔ بعض لوگ تقریر کے شور سے مجبور ہو کر اپنے نفل چھوڑ دیتے ہیں۔ پس مساجد میں تقریروں کے لئے انتظام ہونا ضروری ہے۔ اگر غیراحمدی اپنی مسجدوں میں حضرت صاحب کے دعوٰی بیان کرنے سے ہمیں روکیں تو وہ ہمیں روک سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے عبادت کی اجازت دی ہے۔ اور اس میں انسان کے اپنے خیالات کا دخل نہیں ہوتا۔ جس طرح کسی کا عقیدہ ہو۔ وہ اسی طرح کر سکتا ہے۔ لیکن ہمیں تو عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت کی رو سے ہمیں مسجدوں سے روکنے والے غیراحمدی اظلم ہیں۔ اور یہ اسبات کا ثبوت ہے۔ کہ ہماری جماعت حق پر ہے ۔

بعض لوگ ہمارے قرآن کریم کی آیت کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا معیار قرار دینے سے چڑا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بے شک چڑیں۔ قرآن کریم بسم اللہ سے لیکر سورہ والناس تک حضرت مسیح موعود کی صداقت سے پر ہے۔ کیونکہ قرآن کریم رسولوں کی صداقت کے نشان بتلاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا دعوٰی رسالت کا ہے۔ پس آپ میں تمام انبیاء کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جسقدر نبیوں کی شناخت کے معیار قرآن کریم میں ہیں۔ وہ سب آپ پر بھی چسپاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن کریم جس طرح حضرت ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ داودؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کے دعوئی کو ثابت کرتا ہے۔ پس ہم سے لڑنے والا ہم سے نہ لڑے۔ بلکہ خدا سے لڑے۔ جس نے تمام معیار حضرت مسیح موعود کی صداقت میں رکھ دئے ہیں ؛

اللہ تعالےٰ ہمارے دشمنوں کو اس امر کے سمجھنے کی توفیق دے۔ کہ وہ ہمیں اپنی مسجدوں سے روک کر کونسا پہلو اختیار کر رہے ہیں۔ وہ خوب یاد رکھیں کہ جو شخص مساجد سے روکتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی۔ پس وہ مسجدیں جن سے آج ہمیں روکتے ہیں وہ دن آتا ہے۔ کہ اول بھی اور بعد بھی ہم ہی ان میں نماز پڑھنے پڑھانے والے ہوں گے ؛

اشتہارات

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے۔ اور اس میں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے۔ پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں۔ انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کرونگا کم از کم ایک بار معاملہ کرکے ضرور آزمائیو ؛

عبد الکریم کول مرچنٹ پوسٹ آفس جھریا

ایک رشتہ کی ضرورت ہے

پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ عمر قریباً ۲۸ سال مستری کا کام کرتے ہیں۔ آمدنی ۳۰ روپے ماہوار۔ جائداد قریباً ایک ہزار روپیہ کی ہے ؛

خط و کتابت

میاں برکت علی صاحب گھوکے چک ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ

الخطبہ

(۱) میری پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ (۲) صرف ایک بچہ اس کا ہے (۳) میری موجودہ تنخواہ ۱۵ روپے ہے (۴) تین صد کے قریب زیورات ہیں۔ اسکے علاوہ کوئی جائداد منقولہ غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری عمر قریباً چالیس ہے ؛

ع۔ ا۔ معرفت الحکم قادیان دارالامان

(۲) ایک نوجوان خوش شکل قریشی ۲۳ سالہ چالیس روپے ماہوار پر گورنمنٹ ملازم مدرس ہے۔ اور آئندہ ترقی یقینی نکاح کا خواہشمند ہے۔ لڑکی ذوات اجمال سلیقہ شعار سکھانے پکانے میں خصوصیت سے ماہر ہو۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں ؛

خط و کتابت

معرفت الحکم قادیان دارالامان

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات میں ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالی عبارات کا التزام اشتہار دینے والوں کے مدنظر رہتا ہے۔ کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود و ملحوظ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں بفضلہ تعالےٰ اشتہاروں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کرکے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ :۔

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں یا

(۲) جن کے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان یا قربہ (اٹھرا) سے ضائع ہو جاتے ہیں یا

(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیکوریا) یعنے سفید پانی آنے کی وجہ سے مریض ہوں

وے سب اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے اور اسی کے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھ سے تریاق امراض نسوان منگائیں۔ جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونے میں مجھے بفضلہ تعالےٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی میں تین ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپے (للعہ) علاوہ محصولڈاک ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر صورت میں دوائی کے ہمراہ شامل ہوگا۔

حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کیخدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ ہاکی فٹ بال ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سے کل ہندوستان اور بیرون ازہند بھیجتا رہا ہے لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہیں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں انکی خصوصاً دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں :۔

"جناب من! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں جو سامان ورزش مجھکو بنا کر بھیجتے رہے بلحاظ قیمت و خوبی ساخت مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے" آپ کا صادق محمد الدین - ہیڈ ماسٹر

مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جائیگی ؛

پتہ :۔ صرف تطام سیالکوٹ شہر

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں چونکہ اعصاب کا مبدا دماغ ہے اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے یہ گولیاں مقوی دماغ مقوی معدہ۔ مقوی حافظہ اور کثرت بول کیلئے از حد مفید ہیں۔ دماغی محنت کی تکان کو رفع کرتی ہیں اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن ایک درجن سے اوپر فی گولی ۱؎ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ۔ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کیلئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولی اس سے اوپر فی گولی اور فی سینکڑہ ۔۔۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ ہوگا۔ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے

ملنے کا پتہ :۔ حکیم محمد الدین احمدی - گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی انکی بعض دواؤں کو استعمال [illegible] فرماتے تھے ۔۔۔ [illegible] خاکسار مرزا محمود احمد